

دل کی بات

آپ ہی اپنی اداوں پر ذرا غور کریں

جزل پرویز مشرف نے ۲۶ مریٰ کو اسلام آباد میں اپنے پی این ایکس کی ایوارڈ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ”ہم ہر روز ایتمم اور میراں بنا رہے ہیں۔ آئین کی خلاف ورزی نہیں کروں گا، ایکشن ۲۰۰۷ء میں ہوں گے، مہنگائی میں اضافہ ہماری ناکامی ہے، میں ضیاء الحق ہوں نہ ایوب، بنے نظیر تو میں ہوں گا، میں سید ہوں، صرف اللہ سے ذرتا ہوں۔“ (”خبریں“ ۲۰۰۶ء)

جناب صدر نے ایک ہی سائنس میں اتنی ساری باتیں کہہ دی ہیں۔ اے کاش! وہ خود ہی غور فرمائیں کہ ان میں کتنی باتیں سچی ہیں اور کتنی جھوٹی۔ اس گفتگو کو پڑھ کر رہ ہم میں بے شمار سوالات ابھر رہے ہیں۔

آپ جو روز ایمیڈ بم اور میزائل بجارتے ہیں، وہ کہاں ہیں اور کس کے لیے ہیں؟

پاکستان کو ایم بھم دینے والا محسن یا کستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کہاں اور کس حال میں ہے؟

ڈاکٹر محمد علی احمد سعید اور کوکس "قوی جرم" کی بادشاہی میں جیسے ہے جائیں رکھا گیا ہے کہ ان سے بیوی بھی نہیں مل سکتے؟

کہا تو میں ہم وہی سلوک کے مختوق ہوتے ہیں؟

آئے نے جس طرح اقتدار قبضہ کیا، وہ آئرن کا کوئی دفعہ کے تحت تھا؟

کے لئے ۲۰۰ء کے انتخابات کے نتائج بھی اتنا کم لئے گئے ہیں؟

من گلایی می‌نمایم، اضافه آگر آن را که حکم است، که ناکامی، سرتاسری محظوظ کارهاست، اگر همچنانکه

جناب صدر آپ ہوائی فائر کر کے اپنی ناکامیوں سے قوم کی توجہ بہانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے ایسی اتنا شے عالمی استعمار اور غذہوں کی نگرانی میں آکر غیر محفوظ ہو گئے ہیں۔ ہمارے میرزاں کوں کارخ دشمن کی بجائے وانا، وزیرستان اور بلوچستان میں اپنے ہی مسلمان بھائیوں کی طرف ہو گیا ہے۔ ایک سو لمحوت کو بروقت تاخت و تاراج کر کے آئکمیں معطل کر کے اور اُسے باز پچھے اطفال بنا کر باقی بچا ہی کیا ہے جس کی آپ خلاف ورزی کریں گے۔ انتخابات ۲۰۰۷ء میں ہو گئی جائیں تو آپ کو کیا فرق پڑتا ہے کہ بہاں تو انتخابات بعد میں ہوتے ہیں اور نتائج پہلے تیار ہوتے ہیں۔ نیب زدہ اور پولیس کو مطلوب سیاسی مجرموں کی فوج ظفر مونج پہلے ہی آپ پر دل و جان سے فدا ہے اور آپ کی خواہش تکمیل کے لیے موجودہ اسمبلیوں کے ذریعے آپ کو مزید پانچ سال کے لیے صدر منتخب کرنے کے لیے بے تاب ہے۔ مہنگائی میں اضافے رہنا کا میں کا اعتراف تو آپ نے بعض تفہن طبع کے لیے کہا ہے۔ ورنہ اس کی زد میں تو صرف عوام ہی آتے ہیں۔

جو کچھ ضیاء الحق، ایوب خان اور بے نظیر و فواد شریف نہ کر سکئے وہ آپ نے کر دھایا۔ کیا اللہ سے ڈرنے والے یہی کچھ کرتے ہیں جو آپ نے پڑھے سالہ دری حکومت میں کیا۔ افغانستان کی اسلامی حکومت کا خاتمہ، اپنے بھائیوں کے قتل میں

علمائی معاونت، ملک کے اسلامی شخص کا خاتمہ، دین بیز اری اور فوائی کافروں غ، آزادی اظہار کے نام پر قرآن و سنت کے ائمہ احکامات پر بحث و تجھش، تقدیم اور انہیں تبدیل کرنے کی مسلسل کوشش، پرده، داڑھی، مصلی اور نماز کا تحریر، اخلاقی قدر و اس کی پامالی وغیرہ یقیناً یہ باتیں اللہ تعالیٰ سے ذر نے کی غماز نہیں بلکہ اس کے غصب کو (نوعہ باللہ) لاکارنے والی ہیں۔ آپ دردی کی حفاظت میں یہ سب کچھ کر گزرے ہیں اور کہا ہے ہیں لیکن تاکے.....!

جناب صدر نے پی اُوی کو اپنے ایک فیملی انٹرو یو میں فرمایا:

”میں نے پاکستان کو دو بننے سے پچایا، اسے اوپر لے گیا، خوش حال مستقبل کی بنیاد کھی کہ تاریخ میں اسی حوالے سے یاد کیا جاؤ۔“

آپ نے جس امریکہ خوشنودی اور قیمتی ارشاد میں یہ سب کچھ کیا، اس نے پاکستان کو دنیا کی نویں ناکام ترین بیاست قرار دے دیا۔ فرمائے! اس میڈیل کو سینے پہ جا کے آپ تاریخ میں کس نام سے یاد کیے جائیں گے؟

ملک ڈوب رہا ہے، بدحالی اور معافی بحران کے منحوس سائے فضا پر مند لارہے ہیں اور یا یا ادارے تباہ ہو چکے ہیں۔ عدل و انصاف قتل ہو چکے ہیں، عوام مہنگائی، بے روزگاری اور یہودی معاشی شکنجه میں جکڑے ہوئے ہیں۔ دین دار محتسب، مجبور اور بے نیں ہیں جبکہ ہر بے دین کو کھلی چھٹی اور مکمل آزادی ہے۔ حالت تو یہ ہے کہ جرمی کے ایک گتائی رسول عائی پر حملہ زن ہونے والے عاشق رسول عامر عبدالرحمٰن چمدہ شہید کے بارے میں حکومت پاکستان نے جرم حکومت سے حاجج تک نہیں کیا۔ عامر شہید کا جنازہ زبردستی اس کے گاؤں میں پڑھوا کر اس کی جرمی مدفن کی گئی۔ عامر کی شہادت کو خود کشی کے حرام عمل سے منسوب کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔ لیکن.....

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں ان کے نام پر

کے مصدق اللہ تعالیٰ نے عامر چشمہ شہید کو سرخ روکیا۔ اُس کے والدین اور بھنوں کو صبر کی نعمت سے نواز اور اس عاشق صادق کا جنازہ کیا اٹھا کر اک جہاں اس کے استقبال اور دعائے مغفرت کے لیے اٹھا آیا۔ یقیناً اس کی نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے آسمان سے فرشتوں کی جماعتیں قطار اندر قطار اتری ہوں گی۔ عامر زندہ جاوید ہو گیا۔ عامر امر ہو گیا لیکن عامر کے قتل میں ایف آئی اے کی تحقیقاتی ٹیم نے بینٹ کمیٹی کو روپرٹ دیتے ہوئے بتا یا ہے کہ:

”عامر کی شرگ کاٹ کر اسے قتل کیا گیا اور اس کے ہاتھ پاؤں بند ہوئے تھے۔“

اس روپرٹ کے بعد بھی حکومت پاکستان نے جرم حکومت سے کوئی احتجاج نہیں کیا۔

جناب صدر! آپ نے خوشحال مستقبل، شفاف انتخابات، آئین کی عملداری، مہنگائی کے خاتمے اور اللہ سے ذر نے کی جو باتیں ارشاد فرمائی ہیں وہ سمجھتے بالاتر ہیں یا تو آپ ہوش میں نہیں یا پھر دھوکہ دے رہے ہیں:

آپ ہی اپنی اداوی پر ذرا غور کریں

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی